https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

قادیانی کذاب

کی آمد پر

ایک محققانہ نظر

جناب بابو پیر بخشؒ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر

کتب خانہ دعوت اسلام عقب مسجد چھیانوالی لاہور نے بہت پہلے "تین گواہ" نامی پمفلٹ مرزا کی تردید میں شائع کیا تھا۔ اس میں ایک گواہ بابو پیر بخش کا یہ مضمون تھا۔ وہاں سے پیش خدمت ہے۔ مرتب

یہ تحریر مرزائی نبوت کے ابتدائی زمانہ کے ایک رسالہ (جو انجمن ہمدروان اسلام کی طرف سے بطور سوال چھپا تھا۔ جس کا جواب مرزائی صاحبان ابھی تک نہیں دے سکے) سے نقل کی گئی ہے۔ (مؤلف)

ناظرین! ایک "مضمون وعدہ کا مہدی و مسیح آ گیا آ گیا آ گیا کئی بار آ گیا" کل میری نظر سے گزرا جس میں مرزائیوں کی طرف سے قاضی فضل کریم مرزائی ساکن لنڈا بازار لاہور نے حق تبلیغ ادا کیا ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ آ گیا اور بیشک آ گیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا لایا اور کس واسطے آیا؟ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق آیا؟ اگر ان سوالات کا جواب تسلی بخش اور قرآن و حدیث سے ہے تو بیشک کسی مسلمان کو جو محمد رسول اللہ ﷺ کو مخبر صادق یقین کرتا ہے جائے انکار نہیں اور اگر ان سوالات کا جواب یہ ہو کہ شرک لایا۔ الحاد لایا۔ نیچریت لایا۔ تفسیر بالرائے لایا۔ تو پھر مسلمان جو قرآن اور رسول پاک ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں؟ کس طرح مان سکتے ہیں؟ کیونکہ مدعی سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی اور خاص کر ایسی حالت میں جبکہ اسی مخبر صادق ﷺ نے یہ بھی خبر دی ہو کہ میری اُمت میں سے تیس کاذب بھی آئیں گے۔ چنانچہ ۲۹ پہلے آ چکے اور صرف ایک باقی تھا۔ چنانچہ حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق الخ۔

(ابو داؤد ج ۲ ص ۱۲۷ کتاب الفتن)

ترجمہ: تحقیق ہوں گے میری امت سے جھوٹے تیس۔ وہ سب گمان کریں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ نبی خدا کے ہیں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ نہیں نبی پیچھے میرے اور ہمیشہ ایک جماعت میری امت سے ثابت رہے گی حق پر۔ الخ۔

حدیث لمبی چلی جاتی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اب اس صورت میں کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے کہ اپنے پیغمبر ﷺ کے فرمودہ کے مطابق سچ اور جھوٹ میں اپنی عقل خداداد سے تمیز کریں۔ بیشک فرض ہے اور سچے مسلمان کا فرض ہے کہ کاذبؑ مدعی کے پنجے میں نہ پڑے۔ اب سوال یہ ہے کہ صادق اور کاذب میں فرق کرنے والی کیا چیز ہے۔ جس سے عوام کو معلوم ہو جائے کہ یہ مدعی سچا ہے اور یہ مدعی جھوٹا ہے؟ وہ تعلیم مدعی ہے۔ جس مدعی کی تعلیم قرآن شریف اور شریعت محمدی ﷺ کے برخلاف ہو۔ وہ یقیناً جھوٹا ہے۔ مسیلمہ کذاب کیوں جھوٹا سمجھا گیا؟ اس واسطے کہ اس نے زکوٰۃ دینا موقوف کرنا چاہا جو کہ صریح نص قرآنی کے برخلاف تھا۔ اور وہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مقتول ہوا۔ یہ مرزائیوں کا خیال غلط ہے کہ چونکہ وہ مارا گیا تھا۔ اس واسطے وہ جھوٹا تھا کیونکہ جو کاذب جنگ میں نہ جائے بلکہ گھر سے بھی باہر نہ نکلے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے۔ وہ کس طرح مارا جا سکتا ہے؟

پس قرآن معیار ہے اور وہ چیز جو دیکھنی ہے۔ وہ مدعی نبوت کی تعلیم ہے۔ ہم سب کچھ ماننے کو تیار ہیں۔ بلکہ اگر وہ کوئی اور دعویٰ بھی ہم سے منوانا چاہیں تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔ مگر صرف پوچھتے ہیں کہ مرزا قادیانی ہم کو سکھاتے کیا ہیں؟ اگر وہ قرآن کے مطابق ہے۔ تو مرزا قادیانی سچے ہیں۔ ورنہ خیر۔ اب سنو! مرزا قادیانی ہم کو کیا سکھاتے ہیں؟

(۱) مرزا قادیانی فرماتے ہیں ”سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ اس کے خلق پر میں قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا۔ اِنَّا زینا السَّمآء الدُّنیا بِمَصَابِیحَ پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں۔“ (کتاب البریہ ص ۷۹ خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

ناظرین! کل دنیا کے مسلمان کیا شرق وغرب کیا شمال و جنوب کے رہنے والے کسی کا بھی یہ اعتقاد ہو سکتا ہے کہ ناچیز انسان ارض وسماء اور انسان کا خالق ہو سکے؟ ہونا تو بجائے خود ممکن ہی نہیں کیونکہ قرآن مجید میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تعالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. (النحل:۳) اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ان تزولا۔ (فاطر۴۱) اَللّٰهُ الَّذِیْ رفع السَّمٰوٰتِ بغیر عمدًا ترونها۔ (الرعد۲) بنینا فوقکم سبعًا شدادًا۔ (نبا۱۲) یَتَفَکَّرُوْنَ فی خلق السموات والارض ربنا ماخلقت هذا باطلا۔ (آل عمران ۱۹۱)

ناظرین! تمام قرآن انھیں آیات سے پر ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنی ہستی کی دلیل یہی دی ہے کہ میں خالق السمٰوات والارض ہوں اور میرے سوا کوئی خالق اور مالک نہیں۔ مگر اب مرزا قادیانی نے اپنی زمین اور آسمان اور انسان بنا کر شک میں ڈال دیا کہ ان کے بنانے والے دو ہیں۔ اب خدا کو سچا سمجھیں یا مرزا قادیانی کو؟ خدا تو فرماتے ہیں۔ میں نے آسمان زمین اور انسان وغیرہ کائنات بنائی اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں نے بنائی۔ اب مرزائی صاحبان فرمائیں کہ مرزا قادیانی کا یہ فرمانا محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق ہے؟

ہم کو اکثر مرزائی صاحبان جواب دیتے ہیں کہ یہ مرزا قادیانی کا کشف ہے۔ ہم اس جواب کو کافی نہیں سمجھتے کیا کسی بزرگ یا امام کا کشف خلاف قرآن ہو تو مانا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر یہ جواب کہ یہ مرزا قادیانی کا کشف ہے درست نہیں۔ اگر مرزا قادیانی کا ایسا کوئی دوسرا کلمۂ کفر پیش کریں گے تو یہ حضرت صاحب کا الہام ہے۔ اسی طرح کہو گے کہ یہ حضرت صاحب کا خواب ہے اور یہ ان کا شعر ہے، تو پھر امام کے کلام اور مجذوب کی بڑ میں کیا فرق ہوا؟ دوم! مرزائی صاحبان اس کشف کو جائز نہیں سمجھتے تو کبھی کسی نے اشتہار دیا ہے؟ کہ یہ کشف قابل اعتبار نہیں اور اس کو غلط سمجھتے ہیں؟

کیا مرزا قادیانی کو اختیار ہے کہ بذریعہ کشف اپنا خالق ہونا مسلمانوں کو منوا کر مشرک بنا کر وارث جہنم قرار دیں اور کیا ایسے کشف والے کو امام مانا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کشف کے معنی کھولنا ہے یہ خوب کھولا ہے کہ صاف اور سیدھا اعتقاد جو مسلمانوں کا کہ سوائے خدا کے آسمانوں زمینوں اور آدمیوں کا خالق اور کوئی۔ مرزا قادیانی نے خوب حل کیا اور بذریعہ کشف خدا سے دریافت کر کے مریدوں کو اطلاع دی۔ اب تک تمام انبیاءؑ اور محمد مصطفےٰ ﷺ معاذ اللہ غلطی پر تھے کہ صرف اکیلے خدا کو خالق مانتے گئے؟

(دوم)......اگر یہ فرمائیں کہ صوفیائے کرامؒ نے بھی ایسے ایسے خلاف شرع الفاظ منہ سے نکالے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ حالت سکر میں اپنی ہستی سے غافل ہو کر کہہ گئے ہیں۔ مرزا قادیانی برخلاف قاعدہ صوفیائے کرام انانیت کے مقام میں ہو کر فرماتے ہیں کہ میں نے منشاء حق کے مطابق جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وجود الگ تھا۔ جس کو وہ میں سے پکارتے ہیں اور خدا کا وجود الگ دیکھ رہے تھے جس کو وہ حق فرماتے ہیں۔ یعنی "میں نے منشاء حق کے مطابق۔" تو صاف ظاہر ہے کہ حق میں اور اپنے آپ میں فرق جانتے تھے اور یہ مقام انانیت کا ہے پس اس مقام پر ایسا کلمہ موجب کفر و شرک ہے۔

(سوم)...... نبی اور امام وقت ہونے کے مدعی کی شان سے بعید ہے کہ وہ بحیثیت امام و مسند نشین شریعت محمدی ﷺ ہو کر ایسے کلمات خلاف شرع منہ سے نکال کر باعث ضلالت ہو۔

(۲) "مسیح اور اس عاجز (یعنی مرزا قادیانی) کا مقام ایسا ہے کہ جس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں...... محبت الٰہی کی چمکنے والی آگ سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے۔ جس کا نام روح القدس ہے...... اس کا نام پاک تثلیث ہے اس لیے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لیے بطور ابن اللہ کے ہے۔"

(توضیح المرام ص ۲۷۔۲۲ خزائن ج ۳ ص ۶۴۔۶۲)

ناظرین! پاک تثلیث مرزا قادیانی کی سن لی۔ یہ وہ صاحب ہیں جو پکار پکار کر فرما رہے ہیں کہ میں صلیب توڑنے آیا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں کہ لکڑی کی صلیب نہیں بلکہ صلیبی تعلیم کو موقوف کرانے آیا ہوں۔ مگر یہ تو نعوذ باللہ صلیب کا معجزہ ہے کہ اس نے مرزا قادیانی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور مرزا قادیانی خود تثلیث کے قائل ہو گئے جس کی تعلیم مٹانے کے لیے آپ تشریف لائے تھے۔ ناظرین! غور فرمائیں۔ قل هو الله احد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفواً احد. پر ایمان رکھنے والے لوگ ایسی تعلیم کو سچی تعلیم سمجھ سکتے ہیں؟

جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں یعنی تمام انبیاء توحید الٰہی کے پھیلانے کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں اور سب کا مقصود ایک ہی ہے۔ یعنی توحید۔ اب ہم مرزا قادیانی کے مریدوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام وقت مسیح و مہدی نے ایسی شرک بھری تعلیم کے واسطے آنا تھا؟ اکثر مرزائی صاحبان کی طرف سے جواب ملتا ہے کہ مرزا قادیانی کی تمام کتابیں از اوّل تا آخر دیکھنا چاہیے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ مسلمان ایک ہی کلمہ کفر سے کافر ہو جاتا ہے اور ایک ہی فعل سے جو قابل گرفت و اعتراض ہو موجب سزائے ہلاکت ہے۔ اگر کوئی شخص چوری کرے یا کسی بڑے آدمی کو گالی دے اور جب پکڑا جائے تو کہے کہ میری سابقہ عمر کے افعال دیکھیے۔ میں نے کبھی چوری نہیں کی۔ اس لیے چوری جائز ہے۔ یا میں نے پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کبھی اس شخص کو گالی نہیں دی۔ اب گالی دینا جائز ہے کیا یہ درست ہے ہرگز نہیں۔ پس ایک ہی کلمہ ہے جو انسان کو کافر بنا دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص خدا کو یا نبی کو گالی دے اور چار پانچ صفحے تعریف کر دے تو اس گالی کے جرم سے بری ہو سکتا؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(۳) حلول ذاتِ باری تعالیٰ انسانی قالب میں تعلیم فرماتے ہیں۔ "جب کوئی شخص زمانہ میں اعتدال روحانی حاصل کر لیتا ہے تو خدا کی روح اس کے اندر آباد ہوتی ہے۔" (نعوذ باللہ)

(توضیح المرام ص ۵۰ خزائن ج ۳ ص ۷۶)

ناظرین! اس کے جواب کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ خالق مخلوق کے اندر آ نہیں سکتا۔ اس پر تمام علما و صلحائے امت کا اتفاق ہے کہ واجب الوجود ممکن الوجود میں سما نہیں سکتا۔

(۴) "پس جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک نفخہ نورانیہ سے جنبش میں آ جاتا ہے تو معاً اس (اللہ تعالیٰ) کی عکسی تصویر جس کو روح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہیے۔ محب صادق کے دل میں نقش ہو جاتی ہے۔"

(توضیح المرام ص ۷۹ خزائن ج ۳ ص ۹۲)

ناظرین! خدا تعالیٰ بے شکل و بے مانند ہے اور اس کی ذات پاک لیس کمثلہ شیء و هو السمیع العلیم. اب آپ غور فرمائیں۔ جو وجود محسوس نہیں۔ بذریعہ حواس ظاہرہ اور نہ بذریعہ حواس باطنہ یعنی قوائے دماغی تو پھر اس کی تصویر کس طرح کھنچ سکتی ہے؟ اور یہ عقیدہ صریح خلاف قرآن و حدیث ہے چونکہ یہاں اختصار مقصود ہے۔ اگر کسی مرزائی نے جواب دیا تو مفصل بحث کی جائے گی۔ فی الحال انہی چند مسائل پر بحث ہوگی۔

ہم مرزائی صاحبان کی دعوت قبول کرنے کو تیار ہیں۔ مگر وہ خدا کے واسطے شاعرانہ عبارت آرائی اور مبالغہ سے کام نہ لیں اور صاف صاف اپنے عقائد کے موافق جواب دیں کہ مرزا قادیانی کے مرید ایسے ایسے ذات باری کی نسبت رکھتے ہیں تو پھر مسلمان اور عیسائی اور مشرک میں کیا فرق ہے؟ جواب صاف اور بلا مبالغہ الفاظ میں ہونا چاہیے تاکہ عام مسلمانوں کو موازنہ کرنے کا موقعہ ملے۔ طول طویل عبارت میں مطلب فوت ہو جاتا ہے اور دین کے مسائل کی تحقیق میں عبارات مبالغہ آمیز نہیں ہونی چاہئیں۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں میں کلام کا جو عیب تھا۔ یعنی طول بیانی اس کو ہنر سمجھ رکھا ہے اور ذرہ سی بات کا بتنگڑ بنا کر دکھانا چاہتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ کوئی عبارت وہ بتائیں جو مَا قَلَّ وَدَلَّ پر بھی صادق آئے۔ ہرگز نہیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ بہت سا حصہ اس کا فضول و بے مطلب ہوتا ہے اور اصل مضمون صرف تھوڑا جس سے صرف ان کا مقصود مطلب کو گم کرنا ہوتا ہے اور طول بیانی سے وہ اپنا غلبہ چاہتے ہیں اور راہ تحقیق سے بہت دور چلے جاتے ہیں۔ جس شخص کو ہمارے مذکورہ بالا بیان کا شک ہو۔ وہ قاضی اکمل قادیانی کی ہی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ میرے پاس نقل کی اتنی گنجائش نہیں۔ البتہ اختصار بغرض جواب لیا جائے گا۔

قولہ:۔"خود مرزا قادیانی اسی طرح آ گیا جس طرح حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام نبی و رسول علیہم السلام تشریف لائے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت آدم سے حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ تک نبی تشریعی و غیر تشریعی مبعوث ہوکر آتے رہے آ گیا ہے۔ یعنی مرزا قادیانی اور ان میں کوئی فرق نہیں۔"

ناظرین...... یہ بالکل غلط اور دھوکا ہے۔ قاضی اکمل قادیانی کو خود اپنے گھر کی خبر نہیں۔ مرزا تو خود کہتا ہے۔

ع من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

(ازالہ اوہام ص ۱۷۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۵)

مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ میں بنسبت متابعت محمد رسول اللہ ﷺ کے ظلی ناقص نبی ہوں کیونکہ نبوت کا دروازہ بالکل مسدود نہیں ہوا۔ جس سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کوئی کتاب نہیں لائے تو صاف ظاہر ہوا کہ آدمؑ سے محمد ﷺ تک کے مرسلوں کی طرح نہیں آئے۔ بلکہ بغیر کتاب کے آئے۔ بغیر کسی شریعت کے آئے۔ بغیر کسی معجزہ کے آئے۔ اگر کہا جائے کہ پیشگوئیاں لائے تو درست نہیں کیونکہ صرف پیشگوئیاں دلیل نبوت نہیں۔ پیشگوئیاں رمال' جفار' نجوی' کاہن اور تجربہ کار جن کی قوت متفکرہ زیادہ پیشگوئیوں میں مشاق ہے کرتے ہیں اور ان کی پیشگوئیاں بھی بعض دفعہ سچی اور بعض دفعہ جھوٹی نکلتی ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کی جھوٹ نکلیں۔

اب صرف یہ دیکھنا ہے کہ بغیر کتاب کے بھی کوئی نبی بعد محمد رسول اللہ ﷺ کے آ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر آ سکتا ہے تو قرآن مجید کی کوئی آیت دکھا دو ہم مان لیں گے۔ مگر آپ ہرگز نہ دکھا سکیں گے کیونکہ قرآن مجید نے محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ﷺ فرمایا ہے۔ جیسا کہ مشہور آیت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کا باپ نہیں۔ اللہ کا رسول اور ختم کرنے والا نبیوں کا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ محمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ ہے اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کوئی ان کا بیٹا نہیں کیونکہ اگر بیٹا ہوتا تو وہ بھی نبی ہوتا۔ حضرت ﷺ کے بعد بیٹے کا نہ ہونا دلیل ختم نبوت ہے۔ پہلا جملہ معلول ہے یعنی کیوں بیٹا نہیں یا محمد رسول اللہ ﷺ کیوں باپ نہیں جس کی علت یہ ہے کہ وہ خاتم النبیین ہے اور تفاسیر والوں نے بھی یہی معنی کیے ہیں کہ ہر قسم کی نبوت ختم ہے۔ تشریعی و غیر تشریعی۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی شریعت میں غیر تشریعی نبی ہوتے تھے تو محمد رسول ﷺ کی شریعت کے واسطے غیر تشریعی نبی کیوں نہ ہوئے؟ ضرور ہونا چاہیے۔ جس کا جواب یہ ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے باب نبوت مسدود نہ تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین نہیں فرمایا تھا۔ اس لیے ان کی شریعت کے تابع نبی ہوتے تھے۔ مگر جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا اور الیوم اکملت لکم دینکم سے ممتاز فرمایا تو ساتھ ہی غیر تشریعی نبوت کا باب مسدود کر دیا۔ باقی رہی یہ بات کہ شریعت محمدی کی تجدید کے واسطے پھر کیا انتظام کیا گیا تو حضرت ﷺ نے فرمایا۔ عُلَمَآءِ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بنی اِسْرَائِیْلَ. (الاسرار المرفوعہ ص ۲۴۷) یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند تبلیغ شریعت کریں گے اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی کو نبی کہلانے کی اجازت نہ دی حالانکہ بعض اوقات صحابہ کرامؓ میں سے حضرت ﷺ کی زندگی میں بھی ان کی غیر حاضری میں بطور قائم مقام کام کرنا پڑتا تھا مگر تاہم بھی وہ نبی نہ کہلاتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے باوجود کامل متابعت قرابت کے فرمایا۔ الا وانی لَسْتُ نَبِیٌّ وَ لا یوحی اِلَیَّ. (ازالۃ الخفاء ص ۱۳۳ مستدرک حاکم ج ۴ ص ۹۱ حدیث ۴۶۸۰) یعنی میں نبی نہیں ہوں اور نہ میری طرف وحی کیا جاتا ہے اب ایک بحث یہ ہے کہ مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ختم کے معنی مہر کے ہیں۔ بند کرنے کے نہیں اس واسطے مختصر طور پر ہم اس پر بحث کرتے ہیں۔ اوّل...... تو قرآن شریف میں پاتے ہیں کہ ختم کے معنی بند کرنے کے ہیں۔ ختم اللہ علی قلوبھم الخ. یعنی اللہ نے کفار کے دلوں کو مختوم کر دیا ہے یعنی وہ حق کو قبول نہیں کرتے اور ولھم عذابٌ عظیمٌ کے وعید سے بالکل صاف ہو گیا کہ ختم کلی بند کرنے کو کہتے ہیں۔ نہ کہ جزوی کو۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا خیال ہے۔ نیز قرآن میں ہے۔ یُسْقَوْنَ من رحیق مختوم ختامه مِسْکٌ یعنی وہ شراب طہور کی بوتلیں جو مشک یعنی کستوری سے منہ بند ہوں گی۔ قرآن مجید سے ثابت ہو گیا ہے کہ ختم کے معنی بند کرنے کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی خاتم النبیین ﷺ کے معنی ختم کرنے والا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبیوں کا کیے ہیں۔
(۱) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا۔ تو عمرؓ ہوتے۔
(۲) لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔
(۳) حضرت ثوبانؓ کی حدیث جو ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ تیس کذاب ہوں گے کہ دعویٰ نبوت کریں گے حالانکہ وہ میری امت سے ہوں گے اور حالانکہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں۔ یعنی خاتم النبیین ﷺ کے معنی رسول اللہ ﷺ نے خود کر دیے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہاں مرزا قادیانی اور ان کے مرید ایک حدیث حضرت عائشہؓ کی پیش کیا کرتے ہیں کہ قولوا خاتم النبیین وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ یعنی یہ کہو کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ ہیں مگر یہ مت کہو کہ ان کے بعد نبی نہیں آئے گا۔ جس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت عائشہؓ کو معلوم تھا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰؑ نبی اللہ جو مریم کا بیٹا اور ناصری نبی تھا۔ آئے گا۔ اس واسطے انھوں نے ایسا فرمایا کیونکہ ایک دوسری حدیث مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی قبر کے واسطے حضرت محمد ﷺ سے درخواست کی کہ میری قبر آپ ﷺ کے پاس ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نہیں۔ میرے پاس عیسیٰؑ ابن مریم نبی اللہ بعد نزول میرے پاس مدفون ہوں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔ ورنہ عقل مان سکتی ہے کہ حضرت عائشہؓ قرآن اور محمد ﷺ کے برخلاف فرماتیں؟

یہ بالکل غلط ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شریعت موسوی کے خلیفہ تھے۔ حضرت مسیحؑ خود مرسل، صاحب کتاب، جس کا نام انجیل ہے جس کی تصدیق قرآن نے کر دی ہے۔ اپنی شریعت الگ لائے تھے۔ حضرت ابن عربی فرماتے ہیں کہ جب تک حضرت عیسیٰؑ نے شریعت موسوی میں کچھ تغیر و تبدل نہ کیا تھا۔ تب تک یہود اس کو مانتے تھے۔ جب اس نے شریعت موسوی کے برخلاف حکم دیئے تب یہود اس سے بگڑے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیحؑ شریعت موسوی کے مبلغ نہ تھے۔

قاضی اکمل قادیانی نے ایک حدیث سے تمسک کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو جو تازہ کر دے گا۔ اس کے لیے دین کو۔ اس حدیث کے پیش کرنے میں میرے مخاطب قادیانی نے خود غلطی کھائی ہے کہ نبوت مرزا قادیانی سے انکاری ہو کر ان کو مجدد ثابت کیا ہے۔ اگر یہ کہو کہ مجدد اور نبی ایک ہی ہے۔ تو یہ غلط ہے۔ کسی مجدد نے اپنے آپ کو کبھی نبی نہیں کہلایا۔ اگر مرزا قادیانی مجدد ہیں تو مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیونکہ کسی حدیث میں نہیں ہے کہ مسیح موعود مجدد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی ہوگا۔ اگر مرزا قادیانی کو مجدد مانیں۔ تو اس حدیث کے رو سے ایک سو برس کے بعد ان کی میعاد ختم ہوگی۔ پس مرزائی کہ تاریخ بعثت سے سو برس بعد جب کوئی دوسرا مجدد ہوگا تو مرزا قادیانی کی بیعت توڑ دیں گے؟ دوم...... اگر مجدد ہیں تو دین کی تجدید انھوں نے کیا فرمائی۔ اب دیکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے دین کی کیا تجدید کی۔ دھونڈا۔

خدا تعالیٰ کو مسلمان علی کل شی قدیر اور اس کے آگے کوئی چیز غیر ممکن نہیں۔ اس میں یہ تجدید کی "خدا تعالیٰ ہے تو قادر مطلق۔ مگر قانون قدرت مقرر کردہ انسان کا پابند ہے اور وہ محال عقلی کے کرنے پر قادر نہیں۔" اور جب ایک مسلمان مر جائے تو بغیر حساب قبل از قیامت بہشت میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کا اس پر اختیار نہیں رہتا کہ اس بندے کو دنیا میں لا سکے۔ قرآن مجید میں جو حضرت عزیرؑ کا ذکر آتا ہے اور گائے کا ٹکڑا چھونے سے مردہ کا جی اٹھنا یا حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سب مسمریزم تھے۔ خدا تعالیٰ خلاف قانون قدرت نہیں کر سکتا۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو گیا ہے۔ اب خدا اس کو واپس نہیں لا سکتا۔ سب حدیثیں نزول کی غلط فہمی پر مفہوم کی گئیں۔ حضرت کا معراج جسمانی نہ تھا کیونکہ جسم کو خدا تعالیٰ آسمان پر نہیں لے جا سکتا۔ تصویر اپنی بنوائی اور مریدوں میں تقسیم کی۔ یہ بھی ایک فعل ۱۳ سو برس تک اسلام میں رواج نہ پایا تھا۔ غرض یہ قصہ بہت طول ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ شرک باللہ سکھایا۔ شرک بالنبوۃ بتایا۔ قیامت یعنی حشر اجساد سے انکار۔ دوزخ و بہشت سے انکار۔ ملائکہ سے انکار۔ صراط و میزان وغیرہ مسائل محال عقلی سے انکار۔ قرآن کی تلاوت سے ہٹ کر تورات و انا جیل کی تلاوت کرتے ہیں۔ آدھے نیچری اور فلسفی امت محمدیہ کو بنایا۔ مگر ہیں کون! مجدد اور کرشن جی۔ کیا مرزائی کوئی حدیث یا آیت دکھا سکتے ہیں کہ مسیح موعود کرشن بھی ہوگا؟ اصل بات یہ ہے ہم کو تو ایک دعویٰ بھی سچا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ مرزا قادیانی ۲۳ برس کے عرصہ میں باوجود کمال سعی و کوشش کے اپنی پوزیشن ہی قائم نہیں کر سکے۔ اس واسطے ہمارے پاس کوئی دلیل ان پر یقین کرنے کی نہیں۔ وہ خود ہی مطمئن نہیں کبھی مثیل مسیح بنتے ہیں۔ جب کہا گیا مثیل تو اصل سے کم درجہ کا ہوتا ہے۔ جب حضرت کو بزدل اور غیر مہذب آپ فرماتے ہیں۔ تو آپ اس سے بڑھ کر بزدل اور غیر مہذب ہوئے تو پھر آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ جب کہا گیا کہ مخبر صادق نے تو مسیح ابن مریم نبی اللہ کا نزول حدیثوں میں فرمایا ہے اور حضرت نے فرمایا ہے کہ اِنَّ عیسٰی لم یمت وانہ راجع الیکم. (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳۶) یعنی عیسیٰ نہیں مرا اور وہ تمہاری طرف آنے والا ہے تو پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا بہت بدعات اور شرکیہ باتیں اور افعال پیش کیے گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر کرشن جی کا روپ دھارا۔ آپ ہی فرمائیں کہ آئے تو ضرور مگر لائے کیا' سکھایا کیا' جس کے واسطے ان کو مسیح موعود مانا جائے؟ باقی رہے آپ کے عقلی ڈھکوسلے تمہاری عقل نہیں مانتی۔ سو مہربان من! تمام انبیاءؑ کے مقابلہ میں کفار بھی عقلی محالات پیش کر کے قیامت اور حشر اجساد سے انکار کرتے آئے کہ عقل نہیں مانتی کہ وجود انسانی جو خاک ہو گئے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ان کو کس طرح زندہ کرے گا۔ یہی مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گیا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کا اس پر کچھ تصرف نہیں۔ وہ اس کو واپس نہیں لا سکتا اور معجزات انبیاءؑ مسمریزم یا عمل تراب وغیرہ شعبدہ کی قسم سے تھے۔ جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مہربان من یہ صرف بیدینی اور لا مذہبی کی پہلی سڑھی ہے۔ جب آپ ایک محال عقلی کو نہ مانیں گے تو کل دوسرے حکم قرآن کو محال عقلی کہہ کر نہ مانیں گے۔ پھر تیسرے اور چوتھے کو غرض تمام دین کو ہاتھ سے کھو دیں گے۔ جب حضرت عیسیٰؑ کو خدا تعالیٰ مار کر پھر واپس نہیں لا سکتا تو پھر تمام گروہ گروہ اور امت امت انسانوں کو تو بالکل لانے کے قابل نہ ہو گا اور دل میں غور تو فرمائیں کہ جس نے یہ اعتقاد بنا لیا کہ خدا تعالیٰ خالق کل کائنات جس کی صنعت اور قدرت کے آگے یہ زمین ایک چھوٹا کرہ ہے۔ صرف ایک کن سے بنا دیا۔ اس کو کسی چیز کی طاقت نہیں اور اس اعتقاد والے کے دل میں اس رب العالمین کی کیا عزت ہو گی جو کہ وہ خدا تعالیٰ کو ایک انسان کی مانند اسباب کا محتاج سمجھتا ہے اور اس کی قدرت اور طاقت کو محدود یقین کرتا ہے اور کیا خوف اس کو ایسے کمزور خدا کا ہو سکتا ہے اور خشوع اس کو ایسے عاجز خدا کا ہو سکتا ہے۔ جس کے قبضہ قدرت سے انسان مر کر بہشت میں داخل ہو کر آزاد ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا اس پر قابو نہیں رہتا اور کیوں وہ ایسے خدا سے ڈرے گا۔ نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کی پروا کرے گا؟ جب جانتا ہے کہ محال عقلی پر خدا تعالیٰ قادر نہیں اور کس واسطے خدا تعالیٰ بندگی کرے گا۔

افسوس آریہ سماجیوں کی مانند خدا کا اعتقاد مرزائی صاحبان بھی بتانے لگے۔ آریہ کہتے ہیں کہ خدا بیشک سرب شکتی مان ہے۔ یعنی قادر مطلق ہے۔ مگر بناتا کچھ نہیں۔ روح اور مادہ پہلے سے تھا اگر روح مادہ نہ ہوتا تو خدا یہ کائنات نہ بنا سکتا کیونکہ عدم سے وجود محال عقلی ہے۔ خدا دیالو یعنی دینے والا تو ہے۔ مگر دیتا کبھی کچھ نہیں کیونکہ ہم کو جو کچھ ملتا ہے اپنے کرموں کا پھل ملتا ہے یہ طول بحث ہے۔ عاقل کو صرف اشارہ کافی ہے۔

برادران اسلام! اہل اسلام اور غیر اہل اسلام میں یہی فرق ہے کہ اہل اسلام ابتدائے آفرینش سے انبیاءؑ پر ایمان لا کر ان کی تعلیم توحید کو بلا حجت مانتے چلے آئے ہیں اور غیر مسلم بھی ایسی ایسی محال عقلی دلیلیں پیش کر کے وہ بھی ساتھ ہی ساتھ انکار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے چلے آتے ہیں کہ اکیلے خدا سے یہ مخلوقات کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے؟ جب ہم نے محمد ﷺ کو مخبر صادق مانا اور اس پر ایمان لائے اور قرآن مجید جو اس پر نازل ہوا خدا کی طرف سے برحق مانتے ہیں تو پھر اپنے عقلی ڈھکوسلے لگانے کے کیا معنی؟ کیا حضرت محمد ﷺ نہیں جانتے تھے کہ نزول عیسیٰؑ ابن مریم محال عقلی ہے اور آسمان پر جسد عنصری سے نہیں جا سکتا ہے۔ کیا اس رسول ﷺ پاک کو قرآنِ کریم کی سمجھ نہ آئی کہ اس نے فرمایا کہ وہی عیسیٰؑ جس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔ وہ زمین پر اترے گا۔ کیا محمد رسول اللہ ﷺ کو رفع کے معنی نہ آتے تھے کہ وہ ہر ایک حدیث میں مسیح ناصری کی خبر دیتے چلے آئے۔ کیا ۱۳ سو برس تک تمام صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین ائمہ اربعہ اور کل صوفیائے کرام (رضوان اللہ اجمعین) جو کہ تمام اہل زبان عربی النسل تھے۔ قرآن کے معنی نہ سمجھتے تھے جو کہ سب کے سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نبی اللہ ناصری کے نزول کے قائل چلے آئے۔ ہاں بعض مفسرین جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ مسیح علیہ السلام کی موت کے بھی قائل ہوئے۔ مگر وہ بھی پھر زندہ ہو کر تیسرے دن آسمان پر جانے کے قائل ہیں اور اناجیل مقدس میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر زندہ رہنا ثابت ہے تو پھر کسی قدر دلیری ہے کہ سب کو چھوڑ کر الٹ پلٹ معنی کر کے اپنی یا اپنے پیر کی بات کو ترجیح دی جائے اور یہی قرآن اور رسول کے ساتھ تمسخر کرنا ہے۔ ایک بھی شخص نکالو۔ جو یہ کہتا ہو کہ مسیح علیہ السلام ابن مریم ناصری کا نزول نہیں ہو گا۔ کاش کہ کوئی ضعیف حدیث ہی پیش کی ہوتی۔ شاعرانہ عبارت آرائی اور مبالغہ غلو سے کام لے کر دینی مسائل کو پیش کرنا خشیۃ اللہ کے خلاف ہے۔

واضح رہے کہ آپ کی عقل کیا، ہماری عقل بھی دینی یا دنیوی اور محال عقلی مسائل کو نہیں مانتی مگر کیا کریں۔ خدا اور اس کا رسول منواتا ہے۔ اگر اس پر ایمان ہے تو مانو۔ ورنہ آپ کا اختیار ہے ایمان ایک مسلمہ امر کا نام ہے جو کہ بلا دلیل مانا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایمان چھوڑ دے تو اس کو نہ ماننا اور کسی فرمودہ پیر سے انکار کرنا کچھ مشکل بات نہیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ اگر آپ قرآن اور رسول ﷺ کو مانو گے۔ تو اس کی ہر ایک بات کو ماننا پڑے گا تب مسلمان ہو۔ ورنہ محال عقلی کہہ کر بے دین لامذہب دہریہ یا نیچیر ہو جاؤ گے اور اپنی عبادات کا کچھ اثر نہ پاؤ گے کیونکہ جب اعتقاد ہی درست نہ ہو تو اعمال کیا درست ہوں گے۔ یہ سخت ٹھوکر ہے اس سے بچو اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا دامن مضبوط پکڑو اور پیر پرستی کو چھوڑو۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔ (راقم:- پیر بخش پنشنر۔ پوسٹ ماسٹر لاہور)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari